تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

October 20, 2022

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ’ گاندھی اور صنف کی تفہیم‘ کے موضوع پر پینل مباحثہ

سروجنی نائڈ یوسینٹر فار وومین اسٹڈیز (ایس این سی ڈبلیوایس) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے نیشنل گاندھی میوزیم کے اشتراک سے ’ گاندھی اور جینڈر کی تفہیم‘ کے موضوع پر مورخہ انیس اکتوبر دو ہزار بائیس کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کی میر تقی میر بلڈنگ میں ایک پینل مباحثہ منعقد کیا گیا۔ یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات اور مراکز کے تقریباً سے زیادہ ہونہار شرکا نے پروگرام میں انتہائی جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔

مباحثہ پینل کے ماہرین شرکا میں سریمتی تارا گاندھی بھٹاچارجی ،چیئر پرسن نیشنل گاندھی میوزیم ،ڈاکٹر رنجیت سنگھ ہندوستان کے لیےقومی انسانی حقوق کمیشن کے سابق جوائنٹ سیکریٹری ہیں،ڈاکٹر سمن کھنا اگروال ایک سابق علمی ہستی جوگاندھین این جی اوشانتی سہیوگ کی صدر ہیں، جناب اے۔انا ملائی، ڈائریکٹر نیشنل گاندھی میوزیم ،نئی دہلی اور پروفیسر بلبل دھار جیمس ،اعزازی ڈائریکٹر ایس این سی ڈبلیوایس جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پینل مباحثے کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔

پروفیسر بلبل دھار جیمس نے صداقت، عدم تشدد، امن اور ہم آہنگی کے حوالے سے اقدار پر مبنی اور روحانیت خیز رویے سے متعلق گفتگو کی ۔انھوں نے صنفی مساوات سے زیادہ صنفی ایکویٹی پر توجہ مرکوز کی ۔انھوں نے تکنیکی اپروچ میں خواتین کوستیہ گرہ کا راستہ منتخب کرنے کی حوصلہ افزائی کی ۔

پروفیسر ابراہیم، ڈی ایس ڈبلیو جامعہ ملیہ اسلامیہ جوشیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی طرف سے آفیشیئٹ کررہے تھے انھوں نے مہمان شرکا اور سامعین کا خیر مقدم کیا۔انھوں نے کہا کہ ’ گاندھی کا سماجی وسیاسی فلسفہ خواتین

حامی ہے لیکن جداگانہ نوعیت کا حامل ہے۔'

شریمتی تارا گاندھی بھٹاچارجی نے جامعہ اور اردو زبان کی بھرپور ستائش سے اپنی تقریر شروع کی اور کہ 'جامعہ میرے لیے پاک اور مقدس جگہ ہے اور ڈاکٹر انصاری کے بہترین یادیں ساجھا کیں۔انھوں نے خواتین کی اہمیت سے متعلق گفتگو کی اور خاص طور پر ماؤں کے متعلق کہا کہ ''عورتوں کی شکتی میں پروش کی وکالت'۔عورتیں اور بچے نئی نسلوں کے لیے خواندگی کے ذرائع ہونے چاہئیں۔انھوں نے گاندھی کی زندگی اور ان کے اقوال سے شہادتیں اور یادداشتیں پیش کیں اور مناسب انداز میں یہ کہتے ہوئے 'آپ سبھی میرے خاندان اور کنبے کی طرح ہیں اسی لیے میں یہاں آئی ہیں اور گاندھی آپ سب میں ہیں۔'' اپنی بات مکمل کی۔

ڈاکٹر انا ملائی نے نایاب تصویروں کے ذریعے گاندھی کی زندگی کی نمائش پیش کی۔انھوں نے 'بابو مائی مدر' کتاب پر زور دیا اور بتایا کہ ستیہ گرہ کی پوری تحریک کے دوران کتنی بڑی تعداد میں خواتین نے ان میں بھروسہ جتایا تھا۔انھوں نے سروجنی نائیڈو، رام باج کام داس جیسی خواتین قائدین کی اہمیت پر بھی بات کی جنھوں نے ہزاروں لوگوں کے درمیان قومی ترنگے کو لہرایا تھا۔

ڈاکٹر سومن کھنا اگروال جو جنوبی دہلی کے تغلق آباد علاقے میں عوام کے درمیان سرگرمی سے کام کرتی ہیں انھوں نے تحریک نسواں پر تفصیل سے بات کی۔انھوں نے بتایا کہ صنف کس طرح سے ایک سماجی ساخت ہے ۔انھوں نے کہا کہ 'نسوانیت یہ نہیں کہ کون باورچی خانے میں کھانا پکا رہا ہے (مرد یا عورت) باروچی خانے میں جو کام کیا جارہا ہے اس کی عزت کی جائے'۔انھوں نے پرورش اور دھیان رکھنے کے تصور وسیع تر انداز میں سمجھایا۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ گاندھی کی روحانیت کی تفہیم اہم ہے۔ڈاکٹر سومن نے کہا کہ گاندھی کا مقصد 'میں خود کو بالکل کم حیثیت میں دیکھنا چاہتا ہوں' اور دنیا کی ساری خواہشات کو ترک کردینا چاہتا ہوں۔انھوں نے یہ کہتے ہوئے کہ 'وہ گاندھی کا سچا پیروکار بننے کی کوشش کررہی ہیں' اپنی بات پوری کی۔

ڈاکٹر رنجیت سنگھ نے یہ کہتے ہوئے کہ 'گاندھی ایک ادارہ ہیں' اپنی بات شروع کی اور کہا کہ صنف انسان کی ایک خصوصیت ہے ۔ڈاکٹر سنگھ نے اس میں استثنائی صورت نکالی اور سچی کہانیوں کی بنیاد پر جیسے بندھوا مزدوری، ہاتھوں کی غلاظت کی صفائی، آب وہوا کی تبدیلی، ازدواج اطفال اور پائے دار ترقی پر اپنی بات کو گاندھی کے سماجی، معاشی اور سماج میں برے تسلیم کی جانے والی باتوں کے سلسلے میں تفصیل سے پیش کیا۔انھوں نے کہا کہ

ترقیاتی پروگراموں میں 'صنفی عینک' سے دیکھنے کی ضرورت ہے اور جینڈر بجٹنگ کرنے کے سلسلے میں بھی بات کی۔انھوں نے این جی اوز، سمینار اور علمی برادی کے کردار کس طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ آخر میں انھوں نے گاندھی کا اقتباس پیش کیا کہ 'دنیا میں ہر کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کافی کچھ ہے لیکن کسی کی لالچ پوری کرنے کے لیے نہیں ہے'۔

طلبا رضا کاروں سے کہا گیا کہ وہ اے۔اے۔ساحل کی کتاب 'جامعہ اور گاندھی' پیش کریں جس کتاب کا شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اس سے قبل مباحثہ پینل کے ماہرین کے ساتھ اجرا کیا تھا۔

پروگرام میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ پروفیسر دھار نے مباحثے کے مرکزی خیال کے اردگرد مباحثہ کی شروعات کی اور پینل ڈسکشن جیسی بات چیت کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر ترنم صدیقی، رسرچ ایسوسی ایٹ ،ایس این سی ڈبلیو ایس، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اظہار تشکر کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی